# عوض خداداد و جہاں تابی زینت بخش مجلس و گلستان رنگین

قصۂ عجیب داستان غریب فر فصاحت کارنامہ مضامین بلاغت از عجیب

## فسانۂ ۱۲۸۸

## مثنوی ماجرائی ۱۲۹۸

صاحب مرحوم رونق ... سرور

حسب فرمائش شیخ محمد شفیع تاجر کتب ساکن ... باد ضلع لکھنؤ جناب سید امداد حسین ... ضلع ...

در بلدۂ لکھنؤ واقع ... باہتمام محمد ... اعلیٰ خان ... طبع ... رسید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے قلم لکھہ تو پہلے حمد خدا | جسنے دونو جہان کیے پیدا
وہی پروردگار عالم ہے | وہی آمرزگار عالم ہے
وہی باقی ہے اور سب ہین فنا | اوسی کی ذات کو ہی صرف بقا
لاشریک اوسکی ذات ہی بیشک | خالق کائنات ہے بیشک
آفرینندۂ جہان ہے وہی | اور بخشندۂ جہان ہی وہی
وہی قہار ہے وہی جبار | وہی ستار ہے وہی غفار
حمد اوسکی کریگا کیا انسان | فہم جن وملک ہی دنگ جہان

## نعت سرور کائنات

ساقیا دے مجھے شراب طہور | رقم نعت پاک ہے منظور
باعث کن فکان محمد ہے | خاتم مرسلان محمد ہے
وصف احمد بشر سے لکھے گا کیا | مدح کرتا ہے جسکی آپ خدا

۲

| | |
|---|---|
| جسکو دل سی علی کی الفت ہے | واسطی اوسکی عیش جنت ہے |
| صرف اوسکو خدا نہین کہتے | پر خدا سی جدا نہین کہتے |

## سبب تصنیف کتاب

| | |
|---|---|
| ساقیا دی وہ مے کہ دور ہو غم | وجہ تصنیف کچھ کرون مین رقم |
| جسکے الفت کا دم مین بھرتا ہون | حسن خوبی پہ جسکے مرتا ہون |
| دلپہ کھایا ہے جسکی عشق کا تیر | دام گیسو کا جسکے ہون مین اسیر |
| شمع رخ کا ہون جسکے پروانہ | جس پری رو کا ہون مین دیوانہ |
| ایکدن مجھسے وہ لگا کہنے | کوئی افسانہ تم نہین کہتے |
| اپنا دیوان بھی نہ چھپوایا | تمنے کیا شاعری مین نام کیا |
| لکھو افسانہ کوئی راست برا | جو اوسے دیکھی سمجھی کم و کاست |
| عشقبازی کا وہ فسانہ ہو | شعر ہر ایک عاشقانہ ہو |
| رسم دنیا کے ہو مگر نہ خلاف | صاف بندش ہو بول چال ہو صاف |
| سنکے مین نے کہا کہ جانانہ | راست اب کونسا ہے افسانہ |
| جتنی مشہور راست قصہ تھی | سو وہ سب شاعرون نے لکھ ڈالے |
| کیا جو کچھ کہ تمہ گذری ہے | اس ستی کو کوئی کیا فی ہے |

۳

داستان وارد ہونا [illegible]

[illegible] عشق [illegible] محفل میں [illegible] حسن و جمال پری پیکر [illegible] عشق [illegible] ۵۲

ساقیا وہ شراب الفت دی
عشقبازی پہ جو کہ رغبت دی

۳

قصۂ دل جو کوئی کہتا تھا — پھیروں مین اوسکے پہنستا رہتا تھا
عشق فرہاد کا جو افسانہ — کوئی پڑھتا تھا آکے فرزانہ
مین یہ کہتا تھا اوس سی بادل شاد — ناسمجھ تھا وہ خانما برباد
آخر اوسکے نہ ہاتھ یار آیا — مفت وہ جان دے کے پچھتایا
کو تھی کرتا تھا ہمارا فہم — سمجھا کرتے تھی عشق کو ہم وہم
یہ نہ معلوم تھا کہ حضرتِ دل — اسی خنجر سی ہوونگی گھائل
کام رہتا تھا عیش و عشرت سے — زر بہی تھا اپنی گھر مین کثرت سے
لکھنؤ والون سی جو صحبت تھی — وضع سی دلکو اپنی رغبت تھی
کیا اون ایام کو لکھین کیا تھی — وقت کی اپنی ہم کنہیا تھے
جمع ہوتی تھی شب کو سب احباب — رہتی تا صبح بزم چنگ و رباب
جتنی تھے دوستان با توقیر — تھی وہ سب اپنی گھر سے امیر
بالکل احباب اپنی کم سن تھے — لطف اسپر یہ تھا کہ ہم سن تھے
ایک ایک عشق باز او بیفکر — رات دن راگ رنگ کا تھا ذکر
اک نیا لطف روز ہوتا تھا — کبھی تھا ناچ اور کبھی گانا
ہم نہ واقف تھے عشق نا ہنجار — دام مین اپنی لا پھنسا اکبار

[illegible]

یعنی سوجاتی اونکا ناچ ایکدن — دیکھیں ساری شبیں ہمسن

میر صاحب نی جب یہ فرمایا — جملہ احباب کو پسند آیا

تہا جو مشتاق وان ہر ایک کا دل — شکو آراستہ ہوئے محفل

عمدہ عمدہ بچہای ایسی فرش — ہوگئی وہ زمین غیرت عرش

روشنی کا تہا اسقدر سامان — دیکھنے والونکو تہا اونکا گمان

چند اشخاص سے تہے جو دہلی کی — پہول والونکا میلہ بہول گئے

لکہنو والے تہی جو نیک نہاد — یاد آیا اونہین حسین آباد

عرض ایسی سجی سے گئے محفل — دیکہکر خوش ہوا ہر ایک کا دل

دوست احباب ساری آنی لگی — منتظم جو کہ تہے بٹہانے لگے

میری لینے کو آدمے آیا — آکے اس شخص نی یہ مجہے کہا

چلئے سامان سب مہیا ہے — خالی ایک آپ کی وہان جا ہے

گو کہ جانے مین مجکو تہا انکار — عشق کرنے لگا مگر اصرار

دل کا اپنی مین حال لکہون کیا — اسکو بہی چہوٹا تہا ساتہ مرا

دلکو بہی جب بدل ہوا منظور — اسی مین اور ہوگیا مجبور

ساتہ یار و ن سکے مین چلا جا — شوق دل ساتہ مثل خدمتگار

۵

زندہ کرتا تان سین بہی ہوتی | زہر کہا کہ یقین ہے سوتے
ایسے انداز سے وہ گاتا تہا | بجو سنتا تو باولا ہوتا
رہ سکہڑ ہی بندہ گیا تہا ایسا سماں | صورت آئینہ تہے سب حیران
تہا بناقی وہان کیسی ہین ہوش | سب تہی تصویر کی طرح خاموش
لگ گیا دل پہ میری عشق کا تیر | دفعتہً حال ہوگیا تغیر
ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتہ | صبر رخصت ہوا ایک آہ کے ساتہ
تاب طاقت نے بہی جواب دیا | نہ رہا مجکو پاس شرم وحیا
رنگ چہرہ کا زرد ہونے لگا | خود بخود دل درد ہونے لگا
دل تہا پہلو مین اسطرح بیتاب | آگ پر جسطرح سے ہو سیماب
ساری آثار عشق طاری تہی | دونون آنکھون سی اشک جاری تہی
جبکہ آیا قریب وہ مہوش | نہ رہی تاب آگیا مجہی غش
جب مرا حال اسطرح دیکہا | آگی سب دوستون نی گہیر لیا
مہو حیرت ہوتی ہمارے یار | ناچ موقوف کر دیا یکبار
دل مین ہر ایک سے یہ کہنے لگا | کہ الہی یہ ماجرا ہے کیا
ساری محفل کے لوگ رونے لگے | اشک خون سے منہ اپنا دہونے لگے

پھر پھر ایک شخص پونچھنے یہ لگا
صدمہ کیا دل پہ آپ سے گذرا

کیا ہوتی وجہہ غش کی آپکی
کچھ کسلمند کیا طبیعت سے تھے

مین نی اسطرح سے جواب دیا
ٹھہرو کہتا ہون حال دل اپنا

ناچ موقوف کر دیا ہی کیون
رنگ محفل کا بے مزا ہی کیون

دیکھتا ہون جیسے وہ حیران ہے
یہ تو بتلاؤ کیا یہ سامان ہے

یون ہوئی ساری دوستی گرم سخن
غش تمہین آگیا تھا مشفق من

سبکو تھی زندگی سے آپکی یاس
تھی نہ باقی کسی مین ہوش و حواس

زندگی کی نہ کوئی صورت تھی
دشمنونکی عجیب حالت تھے

کہکی یہ رقص کا اشارہ کیا
وہی سامان پھر ہوا برپا

بندہ گیا پھر اوسیطرح کا سمان
دلکا پھر ہوگیا وہی عنوان

## داستان جوگن بنگی نا محفلین اوس مہ پارہ کا اور دوبارہ غش کہانا عاشق آوارہ کا

دیر اب کیا ہی ساقی گلفام
دی مے مجھکو دیکھا پھر اک جام

دی وہ مے مجھکو ساقی مہوش
نشے مین جسکی آئی غش پر غش

جیب و داماں کرون سراسر چاک
کرون بیٹھ کر مین جامہ خاک

## داستان دوسرے روز غش سے نجات پانا اور جنون عشق کا تسلط لانا

ساقیا تغذ دی مجہی مے / آمد آمد جنون عشق کی ہے

دوسرے دن جو مجکو ہوش آیا / ہوش کی ہو گئی جنون بڑہکا

ہوئی رخصت طلب قرار و ہوا / پُرزی پُرزی اوڑا یا سارا لباس

یک تماشا یونکی کثرت سے / دیکہکر مجکو سبکو حیرت تہی

دلکو ویرانہ سی ہوئی رغبت / ہر گہڑ دونی ہوتی تہی وحشت

گرد طفلان سنگزن کا ہجوم / میری وحشت کی پڑگئی ایک دہوم

اپنی بیگانونسے ہوا بیزار / لگا ہمچشمون سے مین کرنی گریز

دیکہکر دوست جان کہوتی تہے / میری دشمن بہی مجہپہ روتی تہی

کبہی مین ہوش مین جو آتا تہا / تذکرہ بس اوسیکا بہاتا تہا

دل جو مضطر زیادہ ہوتا تہا / یہ غزل اپنی پڑہکے روتا تہا

## غزل

عشق گیسو ہوا خدا حافظ / آئی سر پر بلا خدا حافظ

حضرت عشق لائی ہین تشریف / جن پڑہا سر چڑہا خدا حافظ

٨

[illegible]

| پہر چلا وہ انسی یہ غزل پڑہتا | | بہلی تو زار زار بین رو یا |
|---|---|---|

## غزل

| | | |
|---|---|---|
| پرزی پرزی اوڑا دی دامن کے | | ای جنون ٹکڑی کر گریبان کے |
| ہم ہین ممنون چشم گریان کے | | شورش دل کو اپنے دور کیا |
| ہم نشانہ ہین سنگ طفلان کے | | وحشت دل تری بدولت آہ |
| عاشقون مین ہی زلف پیچان کے | | پہنے زنجیر کسطرح نہ قضا |
| چلا جاتا تہا جانب صحرا | | ابل دسی دہن یہ غزل پڑہتا |
| لو کی شدت و موسم گرما | | دہوپ وہ سخت اور وہ صحرا |
| اور وباد سموم آتش بار | | ہر بگولہ برنگ شعلہ بار |
| چاہ و چشمہ تلک وہان نایاب | | موج آتش برنگ موج سراب |
| کانٹون سی خار پشت تہا صحرا | | کیا کہون مین کہ تہا وہ کیا صحرا |
| کہین اک آشیان نہ باقی تہا | | طائرون کا نشان نہ باقی تہا |
| یہ حرارت ہوی تہی مستولی | | گرمی ایسی وہان بشدت تہی |
| جسم مین خون سوکہا جاتا تہا | | نہ عرق تک بدن مین آتا تہا |
| تہا بشدت زمین کو بہی بخار | | اسقدر تہی ہوا وہ آتش بار |

9

[illegible]

یاد آیا جو وہ صحبت مہوش — جوش گریہ سے آگیا مجہی غش
اوسی غفلت مین دیکھتا ہون کیا — یعنی ہے اک مکان خوب سجا
روشنی فرش اور سہرا اک سجتے — چاہیے جیسے پر تکلف ہے
مین بھی بیٹھا ہوا ہون اوسکے نزدیک — اور پہلو مین ہے وہ رشک قمر
دور جام شراب ناب بھی ہے — اور گزک کے لئے کباب بھی ہے
نہین اغیار کا ہے دخل وہان — مین ہون اور دوسرا وہ جان جہان
سارا سامان عیش ہی طیار ہے — گاتا ہے وہ مین چھیڑتا ہون ستار
مجکو پیہم وہ دیرہا ہے شراب — نشے مین ہو رہا ہون مین بیتاب
یک بیک پانون جو مرا بہنکا — کھل گئی آنکھ پھر تو کچھ بھی نہ تھا
سارا جلسا وہ ہو گیا برہم — سو گئے بخت جاگ اوٹھے ہم
دیکھتے کیا ہین ہو کے ہم بیدار — خار پہلو مین ہین بجائے یار
نہ وہ جلسا ہی نہ وہ سامان ہے — صرف سنسان ایک میدان ہے
جب نہ پہلو مین یار کو پایا — سر کو دیوار و در سے ٹکرایا
کچھ عجب حال تھا خدا کی قسم — تہا مری لب پہ ہای ہای صنم
ہاتھ سینہ پر اپنے مارتا تھا — جان جان جان جان پکارتا تھا

صورت ایسی یہ کسکی بھاتی ہے
کس پہ شیدا ہوا ہے دیوانہ
صورت گل ہے کیون گریبان چاک
تجھکو کس امر کا ہے رنج و ملال
کیا ہوئی وضع وہ بتا تیری
کسلئے آہ و نالہ کرتا ہے
کیون نہین تجھکو اپنے گھر کا ہوش
کسکی الفت مین یہ بندہی ہے ہوش
کس مژہ کا لگا ہے دل پر تیر
کیا ہوئی آہ تیری وہ صورت
تیری دلمین بتا یہ کیسا ہے درد
صورت زلف کیون پریشان ہے
کیون تو پہنے ہے گیروا جوڑا
کسلیے سقدر ہے باختہ ہوش
کب سے چھوٹا ہے تجھسے تیرا یار

کس پہ تیری طبیعت آئی ہے
کیون خوش آتا ہے تجھکو ویرانہ
کیون ملی ہے تمام جسم پہ خاک
مثل سنبل ہے کیون پریشان حال
کسکے غم مین ہوا ہے بیراگی
سچ بتا تجھکو کسپہ مرتا ہے
زلف کیطرح کیون ہے خانہ بدوش
نوجوانی مین کیون لگایا گھر
کسکے ابرو کی کمانی سے ہے شمشیر
دیکھکر مجھکو ہے بڑی حیرت
کسلیے بھرتا ہے تو آہین سرد
مثل آئینہ کیون تو حیران ہے
مجھکو بتلا یہ کسپہ جوگ لیا
شکل تصویر کیون تو ہے خاموش
اشک سے تر ہین کسلیے رخسار

۱۱

صدمہ جو کچھ کہ مجھپہ گذرا سنا + سب مفصل بیان وہ کسی کیا
نام پوچھا تو نام بتلایا + اور اوسکا مقام بتلایا
جب سنا نام اوس ستمگر کا + سر جھکا کہ کہا کہ قہر ہوا
وہ تو ہے حسن پر بہت مغرور + اوسکا ملنا تو عقل سے ہے دور
اک مرے دوست ہین کتاب فروش + مرد اشراف عاقل و ذی ہوش
جسکے فرقت مین تو ہے بیخود + وہ بت پر جفا و خانہ خراب
اوسکے پاس آیا کرتا ہے آیا + یاد کرنے کو لوگوں کے اشعار
کل وہان لیچلین گے ہم تمکو + ہوش اسنے ذرا درست کرو

١٢

## داستان جانا شمشاد کا اور عرض حال کرنا اس خانمان برباد کا و برہم ہونا اوس ستم ایجاد کا

دی وہ مے ساقی پری پیکر + جس سے واعظ کباب ہون جلکر
جوش مستی مین خوب ہو تکرار + سر زاہد سے پہینک دین دستار
دوست اک مدتو نہین پایا ہے + مدعا دل کا ہاتھ آیا ہے
کیا عجب ہے مراد بر آئے + درد دلدار تک پہونچائے
لکھی شمشاد جب ہوئی رخصت + ہوگئی اپنی پہر وہی حالت

کر نہیں ہوتا ہی کچھ اوسکا جنون ‏— سہلی سر بہی ہے آج کل افزون

سہل ہے اوسکے آگے مر جانا ‏— سہل دنیا سے تیرہ گذر جانا

غم ہجر آپکا نہ اوٹہے گا ‏— ایک دن اپنے جان پہ دیگا

رحم اب کیجئے برای خدا ‏— ورنہ خون اوسکا آپ پر ہوگا

بس بہت کر چکے تم اوسپہ ستم ‏— اب خبر جلد لو ذرا کرم

اب تغافل نہ کیجئے ای ماہ ‏— ہوش مین اوسکو لائیے للہ

یہ تو بتلائیے اگر وہ موا ‏— آپکا اسمین کیا بہلا ہوگا

سن چکا جب وہ سارا ماجرا ‏— پہر تو شہزادے سے بہت بگڑا

بولا بس ہو چکا بس آپ نہ بولو ‏— خوب پیغام لاتے ہو والله

خیر ہے کیا مزاج کا ہی رنگ ‏— چڑھ گئے سے زیادہ شاید بنگ

پہر کہا آپنے جو ذکر ایسا ‏— کہا دنیا بہر ان مین برا ہوگا

اچہی یہ دل لگی نکالی ہے ‏— کسقدر تو خوش مزاج حالی ہے

ایسے پیغام کو ہے اپنا سلام ‏— جائی اور ونسی بھیجی یہ پیام

بولا پہر نازسے وہ ماہ لقا ‏— مین نہ کچھ سمجھا پہر تو کہنے ذرا

کوئی مرتا ہے تو مری بہی کیا ‏— کسقدر جان رائگان کری سے کیا

۱۲۳

کوئی دیوانہ پن نہ وہان کرنا — بیٹھے ہی سانس نہ دیکھکر بھرنا

ورنہ ہرگز نہ یار پاؤ گے — تم وہان سے نکالے جاؤ گے

کہکے ہمراہ اپنے مجکو لیا — شاد شاد اوسکے ساتھ مین بھی چلا

جب بحال تباہ وان پہونچا — بیٹھے شمشاد مجکو بٹھلایا

دیکھی جب اوسکی صورت دلکش — کیا عجب تھا مجھی پھر آتی غش

پھر یہ سمجھا کہ بس وہی ہوگا — جو کہ شمشاد نے ہے مجھسے کہا

یہ جو سمجھا تو ضبط کرنے لگا — دل ہی دل مین مین آپ مرنے لگا

غور سے دیکھی اوسنی شکل مرے — پھر یہ پوچھا کہ کون ہے یہ سڑے

اوس ستمگر نے جب مجھے پوچھا — تب یہ شمشاد نے جواب دیا

دیکھتے ہے یہی وہ دیوانہ — کل سنایا تھا جسکا افسانہ

دیکھا جب اوسنے حال زار مرا — رخ سے ظاہر ہوا کہ رحم آیا

پہلے تو چپ رہا وہ گل رخسار — پھر لگا حال کرنے استفسار

پوچھا پھر اوسنے نام کیا ہے ترا — عرض کی مین نے عاشق شیدا

پھر یہ پوچھا کہان ہے گھر تیرا — کہا مین نے کہ جنگل و صحرا

کیا اعث ہے کیا جو عریان ہے — کہا یہ سب جنون کا سامان ہے

١٤

بلبلین عشق مین جو ہین غمناک
غمسے رہتے ہین گل گریبان چاک

یان بہی دکہلائی عشق ذی تاثیر
یاری کرنے لگی مری تقدیر

مجکو نزدیک وسنی بٹہلایا
ماجرا ابتدا سے سب پوچہا

پوچہی معشوق جب حقیقت کو
آفرین کیون نہ کہتے قسمت کو

جو مصیبت گذرتی ہی دل پر
خوب ویسے کرتا ہی بیان بشر

پہر تو صدمی جو کچہہ اوٹہائی تہی
طول دی کر بیان کرنی لگی

سننی والے تمام حیران تہی
وہ بہی غفلت سی خود پشیمان تہی

پہر وہ کہنی لگا کہ ای نادان
یون بہی دیتا ہی کوئی اپنی جان

تیری جانبازیو نپہ حیران ہون
اپنی غفلت سی مین پشیمان ہون

مان کہنا مرا برای خدا
جلد اسنی مکان پر تو جا

جامہ گرد کو بدن سے اوتار
جا کی تبدیل کر لباس ای یار

روز آنا مگر تو میرے پاس
سنلے تیری دل رہیگا میرا ادہر

مگر اسوقت گہر ہی کو جانا
کل مری پاس پہر ضرور آنا

ہوا رخصت بموجب ارشاد
ساتہ میری ہوی سپاہ شتاد

بس گہری مین مکان پر آیا
مجکو لوگون نی ہوش مین پایا

۱۵

ملبلین عشق مین جو ہین غمناک | غم سے رہتے ہین گل گریبان چاک
یان بہی دکہلائی عشق نے تاثیر | یاری کرنے لگی مری تقدیر
مجکو نزدیک اوسنے بٹہلایا | ماجرا ابتدا سے سب پوچہا
پوچہی معشوق جب حقیقت کو | عرض کیون نہ کیجیے قسمت کو
جو مصیبت گذرتے ہے دلپر | خوب اوسے کرنا ہی بیان شتر
پہر تو صدمے جو کچہ اوٹہاتے تہے | طول دیکر بیان کرنے لگے
سننے والی تمام حیران تہے | وہ بہی غفلت سے خود پشیمان
پہر وہ کہنے لگا کہ ای نادان | یون بہی دیتا ہے کوئی اپنی جان
تیری جان بازیونپہ حیران ہون | اپنی غفلت سی مین پشیمان ہون
ہان کہنا مرا برائے خدا | جلد اسے پہ مکان پر تو جا
روز آنا مگر تو میرے پاس | نہ نے تیری دل رہیگا میرا اوداس
جاتہ گرد کو بدن سے اوتار | جاکے تبدیل کر لباس ای یار
مگر اسوقت گہر ہی کو جانا | کل مری پاس پہر ضرور آ
ہوا رخصت | شاتہ میرے ہوتی میان شمشاد
جس گہڑی مین مکان پر آیا | مجکو لوگون نے ہوشمین پایا

١٦

ریش الحمر تہی جنکی زانو تک — جنکی اوپر کو اوٹہتی تہی نہ پلک
جو بتاتے تہے سبکو دین کی راہ — جو کہ مشہور تہے خدا آگاہ
رقص کا نام جو نہ لیتے تہی — سبکو لکہہ لکہہ کے فتوی دیتے تہے
ہاتہ مین جنکے رہتی تہی تسبیح — رقص کو کہتے تہے جو فعل قبیح
کام ہر وقت تہا عبادت سے — یا کہ قرآن کی تلاوت سے
جنکی کرتا تہا ایک اک تعریف — رہتا تہا ورد لب درود شریف
کوئی حاجی تہا کوئی عامل تہا — کوی فاضل تہا کوئی عامل تہا
چومتے تہے سب آکے جنکے قدم — حال کیا اونکا اب کروں میں رقم
سر کی بہل ناچ مین وہ آئی تہی — لطف یہ تہا نکالے جاتے تہی
فیلسوفی تہی جنکی دلین بہرے — نام کو بن گئی تہے وہ صوفی
نہین اسکے سوا وسیلہ تہا — ناچ کے دیکہنے کا حیلہ تہا
ایسے لوگونکا جب ہوا یہ شعار — رندوں کا پہر وہانپہ کیا ہی شمار
جسکو دیکہو وہ اوسکا شیفتہ تہا — دلسی سارا جہان فریفتہ تہا
وہ بہ بہیہ و حبیب تہا میرا — اک زمانہ رقیب تہا میرا
مجہسے اوس سے ہم تہی یہ صحبت — مشتاق ایک لحظہ کی ہی تہی فرقت

17

۱۸

ہای جسوقت ہم جدا ہونگے
بہلی گی کس طرح طبیعت
کسطرح بہلے گا ترا دل زار
کچہ مسافر کا اعتبار نہین
دوسرے بس مین غیر کی ہین ہم
اور کبہی اسطرح بہی کہتا تہا
پہر ہمین یاد بہی نکیجے گا
چار دن کے لیے یہ الفت ہے
جیتے ہم تو بہول جاؤگے
کون پہر خط کسیکو لکہتا ہے
جب یہ باتین زبان پہ لاتا تہا
ہجر کا جب وہ نام لیتا تہا
غیر ہوتی تہی جب مری حالت
خائف ایسا کبہی نہ دن لائے
کیا کرون میرا اختیار نہین

آج وہ غم اور بہی سوا ہونگے
ہوگی کم کسطرح محبت یہ
حال کس سے کریگا تو اظہار
آج اگر ہے یہان تو کل ہے کہین
سخت مجبور ہین خدا کی قسم
یہ بہی بیجا گمان ہے میرا
نام ہونے سے بہی نہ لیجیگا
آپکی عارضی محبت ہے
کبہی خاطر مین بہی نہ لاؤگے
سچ ہے دنیا مین کون کسکا ہے
روتا تہا مجکو بہی رلاتا تہا
مین کلیجے کو تہام لیتا تہا
تب یہ سمجہاتا تہا بصد شفقت
جاؤن مین یہان سے اور تم کہای
ورنہ رہتا یہان نہ جاتا کہین

حسب معمول مین جو وان گیا — اوسکو مین نے نہ اوسجگہہ پایا
سمجہا مین ہوگا اوسکو کوئی کام — یا ابہی کر رہا ہے وہ آرام
دن تو وہ انتظار مین گذرا — دوسری روز پہر یہ حال کہلا
کیا کہون جس گہڑی سنی یہ خبر — ہوگیا تیغ غم سے ٹکڑی جگر
رنگ چہرہ کا زرد ہونے لگا — دلمین رہ رہکی درد ہونی لگا
دیر تک اوس جگہہ مین رویا کیا — پہر چلا گہر کو یہ غزل پڑہتا

## غزل

چہٹ گیا مجہسے میرا یار افسوس — پہر ہوا مجکو انتشار افسوس
جوش وحشت مین ٹکٹکر بیچین — کرتے ہین دشت وکوہسار افسوس
ای فلک حال زار پر میرے — نہ کیا تونی ایکبار افسوس
اب کہین کا نہ مین رہا وا ہید — آہ افسوس صد ہزار افسوس
کچہہ کہو تو قضا ہوا یہ کیا — کیون نہ ہان پڑہی بار بار افسوس
آہ وزاری سی مجکو کام ہوا — کہانا پینا ملک حرام ہوا
مجہپہ تو یہ یہان مصیبت تہے — اوسکی بہی وان تباہ حالت تہی
جسقدر مجکو اوس سی الفت تہی — ویسی ہی اوسکو بہی محبت تہی

باغ پر چھائی ہے گھٹا ساقی
دیکھ کیا کیا اکڑ رہے ہیں اشجار
غنچے کھلتے ہیں گل مہکتے ہیں
اڈہی آتی ہے کیا گھٹا کالی
مور رقصندہ ہیں سر دیوار
قمریونکی زبان پہ کوکو ہے
کیہ چمن پر عجیب جوبن ہے
چشمہ ہر ایک سمت جاری ہے
سبہ غالب ہی جوشش مستی
چار سو ہے بہار کی اک دہوم
تجکو اب تک نہین خبر ساقی
آج دو چار جام پلا مجکو
پہر سناؤن تجہی مین اپنا حال
کیا منظور اوسنے میرا پیغام
پہلے اسمین ہی بہت تکرار

بخدا ہے عجب فضا ساقی
ہین خرامان ہر اک روش تدرو
کیسے مرغ چمن چہکتے ہین
سست سان جہومتی ہی ہر ڈالی
کوئلین شور کرتی ہین ہر بار
باغمین آج شور ہر سو ہے
دیکہو جسپا گلونکا خرمن ہے
آب مین ہی اک بداری ہے
سرکو ٹکرا رہے ہین موجین بہی
مے کشونکا ہی بیٹہونپہ ہجوم
کہول میخانہ جلد تر ساقی
حق رکھے شاد ساقیا تجکو
ہوگیا دفع میرا رنج وملال
اوسکے مالک نے جب سنایہ کلام
چہوڑا ساتھ اونکا اوسنی آخرکار

کیا کہوں وندنوں جو صحبت تھی ۔ کچھ عجب جوش پر طبیعت تھی
ناچ گانے کا روز چرچا تھا ۔ ہر گھڑی واں ستار بجتا تھا
یوں ہیں گذری کئی مہینے بھی ۔ چرخ کج نے اور رنگ لایا تب

## داستان رخصت لیکر وطن جانا معشوق دل ارام کا اور درد جدائی سے بیچین ہونا عاشق ناکام کا

دی کوئی جام ساقی غمخوار ۔ پھر ہوا چرخ دینے ازار
دشمن عاشقان ہے کمبخت ۔ کیا ہی ایذا رسان ہی یہ کمبخت
دیکھہ سکتا نہیں یہ وصل صنم ۔ ہو کہیں یہ ہی مبتلائی الم
کسکو اسنے نہیں ستایا ہی ۔ کسپہ آفت نہیں یہ لایا ہے
کون ہی اس سے خوش زمانی میں ۔ اسکا شکوہ ہی ہر فسانی میں
وصل محبوب کا ہی مشتاق اسکا ۔ سمجھو اہل حسد میں طاق اسکو
دیکھکر مبتلای رنج و ملال ۔ خوش یہ ہوتا ہے اپنی دلمیں کمال
ہر گھڑی مجھپہ یہ ستم ایجاد ۔ کرتا رہتا ہے اک نئی بیداد
ایکدن میں گیا جو کوٹھے پہ ۔ دیکھا غمگین ہے کچھ وہ رشک پری
زلفیں بکھری ہوئی ہیں عارض پہ ۔ دیکھکر میں بہت ہوا مضطر

۲۱

وقت رخصت وہ میرا مہر لقا — رسکی کاندھی پہ ہاتھ کہنے لگا
تم کڑہانا نہ میری واسطی دل — رنج و غم کہانے ہی کیا حاصل
پہر ملاقات جلد تر ہوگے — دیر بہی ہوگی کچہ اگر ہوگے
ضبط کرنا اسی بدنامی سے — ورنہ ہوگی کمال رسوائی
بعد یکماہ ہم پہر آئینگے — یا تمہین کو وہان بلائینگے
تو تو ہر وقت یاد آئیگا — کون یون میرے ناز اوٹہائیگا
یاد آئین گی صحبتین تیرے — بہولین گی کب اطاعتین میرے
جانکر دل مین حیلہ جو ہمکو — بہول جانا کہین نہ تو ہمکو
جب تمہین خط لکہین چلے آنا — دل مین نہ ہے نہ دہیان کچہ لانا
تصور ضرور ہے رونے سے — فائدہ کیا ہے جان کہونے سے
زندگی ہے تو پہر ملینگے ضرور — نہ سمجہنا اسے خدا سے دور
چھوڑ دینا نہ آب و دانا تم — کیا کہین تمسے خود ہو دانا تم
رو دیا یہ سسکے وہ در خوبی — صدف چشم سی گری ہو تی
پہر کہا مجہے دیر ہوتی ہے — اب کہو کیا تمہاری مرضی ہے
پہلے تو مین نے دل سی کی اک آہ — پہر کہا خیر جاؤ بسم اللہ

| | |
|---|---|
| کچھ نہ پایا مزا جوانی کا | پہل نہ حاصل ہوا جوانی کا |
| نہ پہلے پہولے باغ عالم مین | چلے دنیا سے یار کے غم مین |
| اب کوئی دم مین ہی سفر اپنا | کر چلے بے چراغ گہر اپنا |
| دل سے کرکے اسیطرح باتین | کاٹتا تہا مین ہجر کی راتین |
| رات دن خط کی انتظار مین تہا | شاد امید وصل یار مین تہا |
| کوئی پرچہ نہ اوسکا جب آیا | دل دیوانہ اور گہبرایا |
| ایک دن لیکے ہاتہ مین خامہ | اوس پریرو کو یون لکہا نامہ |

## نامہ

| | |
|---|---|
| ای گل باغ حسن رعنائی | ای مہ آسمان زیبائی |
| او جفا کار او ستم ایجاد | او دل آزار بانی بیداد |
| بعد شوق وصال ظاہر ہو | حال دل سے ہمارے ماہر ہو |
| باغ دلکی لبی فضا ہے تو | مرض ہجر کی دوا ہی تو |
| دن گذرتا ہے آہ و زاری مین | رات کٹتی ہی بیقراری مین |
| دوست کہتے تو رنج اور غم ہین | نالہ و آہ اپنے ہمدم ہین |
| یہ نہ سمجہی تہی عشق سم ہوگا | انتہا تے خوشی الم ہوگا |



عجب آفت مین مبتلا ہون مین
دام اندوہ مین پہنسا ہون مین

۲۴

دلسی سی رہتے ہی اب ہی تیر
آسمان کب تلک کریگا ستم
اور تو شہر مین ہین سارے حسین
کسطرح اب مین جیکو بہلاون
جیمین آتا ہے زہر کہا لیجے
ہجر مین تیرے دیکہکر بیتاب
لاغری سے یہ حال ہے اپنا
ہو گیا ہون مین اسقدر لاغر
آہ بالکل ہے بے اثر میری
دل سے دلکو نہین ہے راہ صنم
درد دل سی تڑپتا رہتا ہون
کیا صبا لکنو سے آتی ہے
کبہی کہتا ہون مین کہ باد صبا
مجکو پوچہی اگر وہ جان جہان
حال اپنا تباہ کرتا ہی

کسطرح سے ملے وہ بدر منیر
کب ملین گے وزیر جان سی ہم
لیکن اپنا وزیر جان نہین
دلکو کیا کہکے مین تسلی دون
کسی حیلے سے جان دیدیجے
حال دلکا ہے صورت سیماب
نظر آنا محال ہے اپنا
لیے پہرتے ہی وحش پر جس
حیف تجکو نہین خبر میری
یہ مثل جہوٹ ہی خدا کی قسم
کبہی باد صبا سے کہتا ہون
کوئی پیغام یار لاتی ہے
لکنو مین جو ہو گذر تیرا
کیسو کوئی گہڑی کا ہی مہمان
بستر غم پہ آہین بہرتا ہے

٢٥

نامہ شوق جب سی آیا ہی | دلکا میرے عجیب نقشا ہے

یہ تو کہتے میرا قصور ہے کیا | اسقدر کیون عتاب مجھپہ ہوا

تم یہ سمجھے کہ مجکو بھول گیا | دھیان مین یہ تمہارے کیا آیا

ہمکو دم بھر نہین ہون مین بھولا | یہ تمہارا خیال ہے بیجا

مجھپہ تو یہان عجب مصیبت ہے | کیا لکھون جو میری حقیقت ہے

ترک دو دن سے آب و دانہ ہے | گھر میرا مجکو قید خانہ ہے

مہربان اپنا حال کس سی کہون | دلکو جو ہی ملال کس سی کہون

کچھ نہین بولتا سوای سکوت | آج کل تیری طرح ہون مبہوت

لاکھ مان باپ سر کو دھنتی ہین | پر نہین ہم کسیکی سنتی ہین

تیری ملنے کی آرزو ہی اب | ولسی ہر دم یہ گفتگو ہے اب

کسطرح یار با وفا سے ملون | کیا کرون کسطرح قضا سے ملون

ہر گھڑی یہ خیال آتا ہے | دیکھیے کب خدا ملاتا ہے

پھر وہ جلسے خدا دکھائی گا | پھر مجھے آپ سے ملائی گا

آخر جلد اب برای خدا | حال ہے غیر میرا تمسے سوا

ہمکو الفت اگر ہماری ہے | کچھ محبت اگر ہماری ہے*

کیا کہون اک ایک کا یہ ہوتا تھا
[illegible] مجھ پہ اک رقیب کا مین حال
ہوئی مجکو [illegible] نئی چال
بھیجے خط ایک وسوسہ لکھ بھیجا
اوسمین یہ فتنہ خیز مضمون تھا
کہ خفا ہو وہ اب ہی نہین چاہ
ہٹ گیا ہے تجھے اور لگاؤ اب ہی
تو سے گھر مین وہ اب کب آئیگا
اور کہے شغل اور کیا پیدا
نام سے اب تمہارے جلتا ہے
دم کسی اور پر نکلتا ہے



غرض اک ایک نے مجھے روکا
لاکھ چاہا مگر نہ جانے دیا

پھر تو اوس روز سے یہ حال ہوا
آنا دروازے تک محال ہوا

عجب آفت مین مبتلا دل تھا
گھر سے باہر نکلنا مشکل تھا

حکم تھا تم نہ جاؤ یار کے کہین
جس سے چاہو ملو بلا کے یہین

مجکو ملتی نہ تھی کبھی فرصت
اک گھڑی بھی نہ پاتا تھا مہلت

فرقت یار مین تڑپتا تھا
شوق دیدار مین تڑپتا تھا

جب مہینا اسیطرح گذرا
چرخ نے پھر نیا یہ جور کیا

## داستان خط کتابت ترک کرنا دلدار کا بہکانے سے ایک بدکردار کے اور جوگی ہوکے جانا عاشق بیقرار کا پاس یار کے اور رام ہونا اوس غزال دشت رعنائی کا اور قرار پانا دل عاشق سودائی کا

وہ مئ ناب دے مجھی ساقی
نہ رہے جس سے کچھ ہوس باقی

دے مجھے اب وہ جام بیہوشی
جس سے ہو لب پہ مہر خاموشی

ہے یہ دور اخیر اے ساقی
التجا تجھسے اتنی ہے ساقی

اب تو پھر جند ا نہ دیر لگا
جلد تر ایک جام مجکو پلا

آج کل آپکو ہی کسکا ملال — کیا فضا کا حضور کو ہی خیال
آپ کیون اپنی جان کھوتی ہین — پوریبی بھی کسی کے ہوتی ہین
بیوفائی سے انکی ہین وفا — یہ وفا کو سمجھتے ہین بیجا
کچھ بھی ہوتی اگر تمہاری چاہ — آتا خط دیکھتے ہی وہ اپنی راہ
دلسی اپنے ملال دور کرو — اب تم اوسکا خیال دور کرو
دیکھنا جور چرخ دون پرور — کردیا مجھسے مفسدون کو دور
پھر گیا مجھسے وہ بت بی پیر — وعظ ابلیس کرگیا تاثیر
سخن چین تھا کم نہایت اوس گل کا — جانتا تھا نہ حال اس چل کا
کہنے سننے سے مفسدونکی وہاں — پھر گیا دلمین مجھسے مثل نگاہ
باتین کرنے لگا عداوت کی — یکقلم ترک خط کتابت کی
میرے بنے اس عرصہ مین کئی باری — اوسکو نامے لکھی بصد زاری
ایک خط بھی نکر نہ اوسنے لیا — جو گیا اوسکے پاس پھیر دیا
اتنی مدت مین مجھے بھی یہ پائی خبر — دل ہوا اسکے میرا زیر و زبر
صبح سی شام تک خدا کی قسم — یہ وظیفہ تھا لب پہ ہای صنم
اوسکی فرقت کا تھا جو دلکو روگ — جیمین آیا کہ لیجے اب جوگ

۲۸

اوس گھڑی جھلایا کچھ ایسا کہ
لوگ جو میری پاس بیٹھی تھی
اوس سے بھی جا کی تذکرہ یہ کیا
ابھی کم سن ہی نوجوان ہے وہ
صورت زعفران ہی چہرہ زرد
ہمکو حیرت سے دیکھکر اوسکو
ہی وہ فن مین ستار کی کامل
خوب ہی دیکھ بھال کرتا ہے
چلکی ہم بھی سنو کمال وسکا
بس یہ باہم صلاح ٹھرا کی
مین نی تو اوسکو خوب پہچانا
شوق کہتا تھا اوٹھ گلو سی مل
مین نے پھر ہاتھ مین ستار لیا
بابان جب چھیڑنے لگا وہ نگار
دیر تک اوسکو یہ جلبسا رہا +

وہ بجی گت کہ ہوگئی سب دنگ
بعضے اوسمین سے دوست اوسکی
یعنی جوگی ہی اک یہان وترا
کشتہ الفت بتان ہی وہ
ہر گھڑی ہین لبو نپر آہین سرد
کیا عجب ہے کہ ہو کا عاشق ہو
لوٹ جاتا ہی اوسکو سنکو دل
حق تو یہ ہے کمال کرتا ہی
اور کرو حال بھی کچھ استفسار
دوسرے روز بیٹھے وہ آ کے
پر نہ پہچانا اوسنے مجکو ذرا
پر مین ازدست کے ہتو تھا اپنا
اور بابان اودہر کو سرکایا
خوب مین نے بھی پھر بجایا ستار
پھر مجھے غور سے وہ دیکھا کیا

| | |
|---|---|
| بس فضا سامعین ہوں ملول | مثنوی کو نہیں زیادہ طول |
| توسن خامہ کی عنان کو روک | بس بہت بک چکا زبان کو روک |
| خدمت شاعران کامل مین | ہمکو لازم ہے اب یہ عرض کرین |
| کہ ہی نسیان جوہر انسان | اسمین ہمسی خطا ہوئی ہو جہان |
| جنکی خدمت مین ہند کو ہی نیاز | ویکی اصلاح سے کرین ممتاز |
| طبع نازک پر اونکی ہو جو گران | دامن عفو سی کرین پنہان |
| اب خدا سی یہ التجا ہی مری | روز و شب بس یہی دعا ہی مری |
| پیری محنت نہ رایگان کیجو | مثنوی یہ پسند عالم ہو |

## قطعہ تاریخ طبع زاد مصنف موصوف

| | |
|---|---|
| جبکہ دیکھینگے میری نظم فضا | سب کہینگے کہ شاعری ہی یہ |
| عاشقوں کو پسند ہوگی کمال | کہ دو داور عشق کی ہے بہم |
| سنتی تاریخ اسکی ہاتف سے | واہ کیا خوب مثنوی ہے یہ |

## تقریظ مع تاریخ از نتیجہ فکر مخزن اتحاد محبی مولوی عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی شاگرد حضرت قلق

| | |
|---|---|
| دوست ہیں میرے ایک نیک انجام | جنکا سید محمد احسن ہے نام |

۲۹

[illegible]

قطعۂ تاریخ از نتائج افکار ابکار شاعر ذی کمال و ذی ہنر
سید ابن حسن خانصاحب متخلص بہ اطہر نواسۂ سراج الدین حیدر خان
خلف نواب شجاع الدولہ بہادر مرحوم مغفور شاگرد حضرت قلق

کہی مثنوی کیا ہی عمدہ قضا نے
مقر اس بیان کا ہر اک نکتہ دان ہے

ہر اک مصرعہ تازہ اس مثنوی کا
دلا ویز مانند زلف بتان ہے

جو شعر اسکو مثل قمر ہین درخشان
تو دل ٹکڑے حاسد کا مثل کتان ہے

زبان آب کوثر سے دہوئی ہوئی ہے
طبیعت روانی مین آب روان ہے

کہی مین نے اسکی یہ تاریخ اطہر
زبان وصف سے کیسی عذب البیان ہے

۱۲۸۶ھ

قطعۂ تاریخ تصنیف سید آغا حسن صاحب
متخلص بہ ذاکر برادر خرد مصنف

کیا نظم کیا خوب قصہ قضا نے
یہی تذکرہ آج کل جابجا ہے

جہان چار بیٹھے ہین چرچا یہی ہے
جسے دیکھو یہ مثنوی پڑہ رہا ہے

لکھا عاشقون کے لیے خوب نسخہ
یہ بیمار الفت کے حق مین دوا ہے

سر و صدر سے لکھی تاریخ ذاکر
عجائب بہار کلام قضا ہے

۱۲۸۷ھ

تقریظ نتیجۂ فکر محبت بنیاد شیخ محمد حافظ اللہ صاحب متخلص بحافظ غازیپوری

[illegible]

۳۷

[illegible]

اندنون ایسی مثنوی ہے کہی | جسکے ثانی نہین کبھی دیکھے
کہی بے شبہہ لاجواب کتاب | شاد کیونکر نہو دل احباب
جسکے کی اونکی مثنوی پہ نگاہ | بول اوٹھا مرحبا جزاک اللہ
شاعر مبین ہیں اونکو معلومات | کرتے ہین وہ بہت سمجھکر بات
جب ہوئی ختم مثنوی فضا | پھر تاریخ مجھسے فرمایا
فکر و غور اسمین ملنے کرکے کمال | جسگھڑی کی تلاش مصرعہ سال
ہاتف غیب کی یہ آئی صدا | تمنے مصرع کیا ہی نظم اچھا
پھر شک کیا ہی اسمین ہی بخدا | قابل دید یا جرا می فضا
۱۲۸۷ھ



## قطعۂ تاریخ از نتائج افکار مجی سید اصغر حسین متخلص بہ وقار بلگرامی

کیونکہ نہ وقار شاد ہون مین | اک دوست نے مثنوی کہی ہے
خوش ہو تو ہین یکہ جو ہین دوست | اور ہیچ و سخن مین منتہی ہے
ہے یہ ہر طول مصرعہ سال | کیا خوب یہ مثنوی ہوئی ہے
۱۲۸۷ھ

## قطعۂ تاریخ طبعزاد سید حیدر حسین صاحب متخلص بہ حیدر مانک پوری شاگرد مرزا غلام حیدر صفیر

وعدۂ وصل و قتل کہہ بھی چکا نہ تھا تیغ بر
دہن تنگ کچھ منہ سے نکلنے نہ دیا

خون ناحق کا تمہ دہر میں ہے بے ثمر
تیغ کو اسنے کبھی پھلنے نہ دیا

پیڑیوں کو بہی یہ الفت ہے مجھ وحشی سے
پاؤں پڑ کر مجھے زنداں سے نکلنے نہ دیا

نہیں معشوق کو عاشق کی محبت اصلا
کب بھلا شمع نے پروانہ کو جلنے نہ دیا

ہجر میں چاہا گلا گھونٹ کے مرجاتیں مگر
سخت جانی نے دم افسوس نکلنے نہ دیا

ایک دم بھی نہ ہوئی یاد قضا سے غافل
خلش خار کو پہلو سے نکلنے نہ دیا

سنکے اشعار قضا بزم میں یہ لوگ
کہہ اٹھا کسیکی بھی غزل نے نہ دیا

گیا تھوڑی نوکی بعد جو آکر یہاں ٹھہرا
جہاں بے ثبات ایدل کرائی کا مکان ٹھہرا

تصورات دن ہے اوس کی دست رنگین کا
دل بیتاب طائر رنگ حنا کا آشیاں ٹھہرا

نفاحت جسمیں لکھے تھی وہ خط لیکیا قاصد
یہاں بیٹھا وہاں بیٹھا یہاں اٹھا وہاں ٹھہرا

ہمارے نالہ بیدرد میں ہے یہ نفاحت
جو دل سے کھینچ کر لائی دہن تک بے زباں ٹھہرا

لبہی تیرے ہیں جوش گریہ سے ذرات یاد
جسے دیدہ سمجھتے تھے وہ دریا رواں ٹھہرا

جو حسن عشق کی منزل میں لعلا محبت نے
وہ نازک جسقدر ٹھہری میں اتنا ناتواں ٹھہرا

عجب کیسی ہو گئی یہ کو مجھ زار و لاغر
بھلا کب رو کنے سے خشک دریائے رواں ٹھہرا

٣٢